سوال

(90) میت کی طرف سے چالیسوین دن صدقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ وفات کے چالیس دن بعد میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کی طرف سے صدقہ کرنا صحیح ہے لیکن کسی دن کی تحدید اور تعیین کرنا بدعت ہے۔ مستقل فتویٰ کمیٹی برائے بحوث علمیہ وافتاء کے پاس میت کی طرف سے چالیسوین دن محفل منعقد کرنے کے سلسلے میں ایک سوال آیا تھا جس کا کمیٹی نے حسب ذیل جواب دیا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور سلف صالح سے میت کے لیے کسی قسم کی محفل منعقد کرنا ہرگز ثابت نہیں ہے، وفات کے وقت، نہ وفات کے بعد ساتویں یا چالیسویں دن اور نہ ایک سال بعد بلکہ یہ بدعت اور ایک بری عادت ہے۔ یہ قدیم مصریوں اور دیگر کافروں کی رسم ہے لہذا جو مسلمان اس قسم کی محفلیں منعقد کرتے ہیں انہیں سمجھانا اور اس سے منع کرنا ضروری ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کرکے ان بدعات اور کفار کی مشابہت سے اجتناب کرلیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بعثت بين يدي الساعة بالسيف حتى يعبدالله وحده لا شريك له، وجعل رزقي تحت ظل رمحي، وجعل الذلة والصغار على من خالف امري، ومن تشبه بقوم فهو منهم) (مسند احمد: 2/50)

''مجھے قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے حتی کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی جائے اور میرا رزق میرے نیزے کے سایہ تلے رکھا گیا ہے اور ذلت و رسوائی اس کے لیے ہے جو میرے حکم کی مخالفت کرے اور جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے تو وہ اسی میں سے ہے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لتركبن سنن من كان قبلكم شبرا بشبر وذراعا بذرع حتى لو ان احدهم دخل جحر ضب لدخلتم وحتى لو ان احدهم جامع امراته بالطريق لفعلتموه) (صحيح البخاري، احاديث الانبياء، باب ما ذكر عن بنى اسرائيل، ح: 3456 والمستدرك للحاكم: 4/455 واللفظ له)

''تم پہلے لوگوں کے طریقوں کو بالکل اسی طرح مکمل طور پر اختیار کرلو گے جس طرح بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے حتی کہ اگر ان میں سے کوئی شخص سانڈے کی بل

میں داخل ہوا تو تم بھی داخل ہو گے اور اگر ان میں سے کسی نے راہ چلتے اپنی بیوی سے جماع کیا تو تم بھی ایسا کرو گے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 89

محدث فتویٰ